بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودًا — الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بروز سہ شنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۳/۱۸ | ۱۰ امان ۱۳۴۳ھش ۲۵ شوال ۱۳۸۳ھ ۱۰ مارچ ۱۹۶۴ء | نمبر ۵۹

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

غربا کے گروہ کو بدقسمت خیال نہیں کرنا چاہیئے خدمتِ دین میں وہ سبقت لے جاتے ہیں

سعادت اور خدا تعالیٰ کے فضل کا بہت بڑا حصہ غربا کے گروہ کو ملتا ہے

"غرباء نے دین کا بہت بڑا حصہ لیا ہے۔ بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں جن سے امراء محروم رہ جاتے ہیں۔ وہ پہلے فسق و فجور اور ظلم میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور ان کے مقابلہ میں صلاحیت تقوےٰ اور نیازمندی غرباء کے حصہ میں ہوتی ہے۔ پس غرباء کے گروہ کو بدقسمت خیال نہیں کرنا چاہیئے بلکہ سعادت اور خدا تعالےٰ کے فضل کا بہت بڑا حصہ اس کو ملتا ہے۔ یاد رکھو حقوق کی دو قسمیں ہیں ایک حق اللہ اور دوسرے حق العباد۔ حق اللہ میں بھی امراء کو دقت پیش آتی ہے اور تکبر اور خود پسندی ان کو محروم کر دیتی ہے مثلاً نماز کے وقت ایک غریب کے پاس کھڑا ہونا برا معلوم ہوتا ہے ان کو اپنے پاس بٹھا نہیں سکتے اور اس طرح پر وہ حق اللہ سے محروم رہ جاتے ہیں کیونکہ مساجد تو دراصل بیت المساکین ہوتی ہیں اور وہ ان میں جانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں۔ اور اسی طرح وہ حق العباد میں خاص خاص خدمتوں میں حصہ نہیں لے سکتے۔ غریب آدمی تو ہر ایک قسم کی خدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ وہ پاؤں دبا سکتا ہے، پانی لا سکتا ہے، کپڑے دھو سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر اس کو نجاست پھینکنے کا موقعہ ملے تو اس میں بھی اسے دریغ نہیں ہوتا لیکن امراء ایسے کاموں میں ننگ و عار سمجھتے ہیں اور اس طرح پر اس سے محروم رہتے ہیں۔ غرض امارت بھی بہت سی نیکیوں کے حاصل کرنے سے روک دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ مساکین پانچ سو برس اول جنت میں جائیں گے۔"

(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۳ء)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۹ مارچ بوقت ۸½ بجے صبح

کل اور پرسوں حضور کو بے چینی کی تکلیف رہی۔ کل کراچی کے مشہور ڈاکٹر ذکی حسن صاحب نے حضور کا معائنہ کیا اور علاج کے بارہ میں ہدایات دیں۔ اس وقت طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین اللّٰھم آمین

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کی علالت

ربوہ — حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اواخر رمضان میں بیمار ہونے کے بعد سے کمزور چلے آرہے ہیں۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے — Prostate Gland بڑھ گیا ہے جس کی وجہ سے آپ کو بار بار تکلیف ہو جاتی ہے۔ آپ مورخہ ۱۱ مارچ بروز بدھ علاج کی غرض سے لاہور جانے کا ارادہ رکھتے ہیں

احباب جماعت التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا صاحب کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادم محترم مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ — نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادم محترم مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی مورخہ ۶ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعۃ المبارک ۹ بجے شب نرائن گنج (مشرقی پاکستان) میں وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم مولوی صاحب کی عمر ستر سال سے متجاوز تھی۔ ۷ مارچ کو آپ کا جنازہ نارائن گنج سے ڈھاکہ لایا گیا۔ جہاں آپ کی وصیت کے مطابق ۵ بجے شام محترم صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں ڈھاکہ کے مقامی احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مورخہ ۸ مارچ بروز اتوار صبح جنازہ بذریعہ ہوائی جہاز ڈھاکہ سے روانہ ہو کر بارہ بجے دوپہر لاہور پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ ٹرک جنازہ اسی روز چھ بجے شام ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد احاطہ مسجد مبارک

(باقی دیکھیں صفحہ ۸)

برطانیہ کی نو مسلمہ احمدی خاتون علیمہ صاحبہ کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ — برطانیہ کی نو مسلم احمدی خاتون مسز علیمہ صاحبہ مرکز سلسلہ کی زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے مورخہ ۳ مارچ ۱۹۶۴ء کی شام کو کراچی سے ربوہ تشریف لائیں۔ وہ ۱۹۵۸ء میں اسلام قبول کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئی تھیں۔

مورخہ ۴ مارچ کی صبح کو انہوں نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہمراہ لجنہ کے دفاتر دیکھے وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، لجنہ اماء اللہ ربوہ اور ماہنامہ مصباح کے دفاتر نیز امۃ الحی لائبریری دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ بعد ازاں وہ نصرت انڈسٹریل سکول اور جامعہ نصرت میں تشریف لے گئیں۔ نیز فضل عمر جونیئر ماڈل سکول جا کر چھوٹے بچوں کی کلاسیں دیکھیں اور ان میں بہت دلچسپی لی۔ انہوں نے احمدی خواتین کے یہ تمام ادارہ جات دیکھ کر دلی مسرت کا اظہار کیا۔

اسی روز یعنی مورخہ ۴ مارچ کو ۴ بجے شام محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کے گھر میں لجنہ کی بعض ممبرات کے ساتھ باہمی تعارف کی ایک تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب پر خوش آمدید کہنے کے (باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ مارچ ۶۴ء

محض اسلامی نظام کا مطالبہ قابلِ مواخذہ نہیں

شاید ہی دنیا میں کوئی ایسا مسلمان ہوگا جو یہ نہ چاہتا ہو کہ نہ صرف اس کے اپنے ملک میں اسلامی نظام رائج ہو بلکہ تمام دنیا پر اسلامی قانون کی حکومت ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہر مسلمان جس کو اسلام سے ذرا بھی تعلق ہے اپنا فرض سمجھتا ہے کہ جس قدر اس سے ہو سکے وہ اپنے ملک اور دیگر ممالک میں اسلامی قانون کو نافذ کرنے کے لئے جائز جد و جہد کرے۔ کوئی مسلمان خواہ وہ عام پیشہ ور ہو ملازم ہو یا اقتدار پر قابض ہو اگر اس کے دل میں ذرا سا بھی اسلامی جذبہ موجود ہے تو وہ یہی چاہتا ہے کہ حتی الوسع اسلامی قانون کو نافذ کرنے کی جد و جہد کی جائے۔

جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے یہ امر ہر لکھے پڑھے مسلمان کو معلوم ہے کہ قائد اعظم نے بارہا اس بات کی توجیہہ فرمائی تھی کہ پاکستان میں قرآن و سنت کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ بلکہ انہوں نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ہمیں پاکستان کے متعلق کسی نئے قانون بنانے کی ضرورت ہی نہیں ہمارے پاس قرآن کریم کی صورت میں پہلے ہی قانون موجود ہے۔ یہی بات آپ نے پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے بار بار کہی تھی اور پھر پاکستان بننے کے بعد بھی اسی بات کو دہرایا تھا۔ پھر صرف قائد اعظم نے ہی یہ بات نہیں کہی تھی بلکہ جو لوگ بھی اب تک یہاں برسر اقتدار آئے ہیں انہوں نے کبھی اس حقیقت سے انکار نہیں کیا۔ پھر اس حقیقت سے ملک کی کسی اسلامی کہلانے والی تنظیم نے بھی انکار نہیں کیا۔ اور نہ کسی مسلمان فرد نے کیا ہے بلکہ تمام اہل علم حضرات خواہ وہ کسی مکتب سے تعلق رکھتے ہیں ہمیشہ جد و جہد کرتے رہے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی قانون نافذ ہو۔

الغرض پاکستان میں کوئی فرد بھی نہیں ہے جو اسلامی نظام کا حامی نہ ہو اور اسکے نفاذ کے لئے جد و جہد کو صحیح نہ سمجھتا ہو۔ خواہ وہ اقتدار پر قابض ہو یا نہ ہو۔ موجودہ حکومت کے صاحبان اقتدار بھی اس بات کا بار بار اعلان کرتے رہتے ہیں۔ صدر پاکستان نے تو اپنی ہر تقریر میں اس کا اعادہ کیا ہے۔ اور صاف صاف لفظوں میں کئی بار فرمایا ہے کہ آپ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرنے کے خواہاں ہیں۔ اس لئے یہ کہنا کہ فلاں جماعت یا فلاں فرد کو حکومت نے اس لئے پابند کیا ہے کہ وہ جماعت یا فرد پاکستان میں اسلامی نظام کے لئے جد و جہد کرتا تھا مغالطہ انگیزی ہے۔

ہم نے اس بات کو یہاں اس لئے بیان کیا ہے کہ حال ہی میں ہفت روزہ "شہاب" میں کوثر نیازی کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس میں مودودی صاحب کو قبل از وقت اسی طرح کا مظلوم ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے جس طرح بعض قدیم ائمہ حکومت وقت کے غضب کا شکار ہوئے تھے۔ چنانچہ امام مالکؒ امام احمد بن حنبلؒ اور امام ابو حنیفہؒ کے واقعات بیان کرنے کے بعد خطبہ مذکور میں تان اس بات پر توڑی گئی ہے کہ

"اور دوستانہ عزیز! مجھے اجازت دو اس سلسلۃ الذہب میں ایک کڑی کا اضافہ کرتے ہوئے میں یہ بھی کہہ دوں کہ اس دور میں خیر خواہی اور نصیحت کا یہی سلوک مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی نے اپنے دور کے ائمہ مسلمین سے کیا ہے۔ آج وہ جیل میں ڈال دیئے گئے ہیں مگر کل تاریخ یہ فیصلہ کرے گی کہ انکا اصل مقام کیا تھا؟ اگر یہ کہنا جرم ہے کہ اسلامی نظام قائم ہونا چاہیئے، اگر یہ کہنا جرم ہے کہ عوام کو آزادی کے حقوق دیئے جائیں تو یہ جرم تاریخ کے ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔ تنہا مولانا مودودی اس کے مجرم نہیں۔"

(شہاب $\frac{3}{64}$ صفحہ ۲۳)

اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ حکومت نے مودودی صاحب کو اس لئے جیل میں ڈالا ہے کہ آپ اسلامی نظام کے لئے جد و جہد کرتے تھے اگر حکومت نے مودودی صاحب کو اس وجہ سے جیل میں ڈالا ہے کہ وہ اسلامی نظام کا مطالبہ کرتے تھے تو آج کوئی مسلمان نہیں ہونا چاہیئے جو جیل میں نہ ہو بلکہ خود حکومت کے ہر صاحب اقتدار فرد کو جیل میں ہونا چاہیئے خود صدر مملکت کو بھی۔ کیونکہ یہ مطالبہ تو ہر مسلمان کا مطالبہ ہے اس میں مودودی صاحب یا آپ کے ساتھیوں کی کوئی خصوصیت نہیں۔ ہر صاحب علم کا یہی مطالبہ ہے ہر اسلامی تنظیم کا یہی مطالبہ ہے۔ حنفیوں کا اہل حدیث کا شیعوں کا اور جماعتِ احمدیہ کا بھی یہی مطالبہ ہے چوہدری محمد علی کی نظام اسلام پارٹی کا بھی یہی مطالبہ ہے۔ اگر یہ مطالبہ جرم ہے جس کی سزا قید خانہ ہے تو تمام جماعتوں کے کارکن جیل میں ہونے چاہئیں۔ مگر ان میں سے کوئی بھی جیل میں نہیں ہے۔ آخر یہ کیا بوالعجبی ہے کہ مودودی صاحب وہی مطالبہ کریں تو وہ اور ان کے ساتھی تو جیل میں ڈال دیئے جائیں اور دوسرے یہی مطالبہ کریں تو حکومت ان کو کچھ نہ کہے۔ کیا جن ائمہ کی مثال کوثر نیازی نے دی ہے ان کے سوا ان جیسے خیال رکھنے والوں کو حکومتوں نے چھوڑ دیا تھا؟ کیا خلیفہ منصور نے صرف امام مالکؒ ہی کو اس اعتقاد پر سزا دی تھی کہ آپ کہتے تھے کہ جبر کی طلاق طلاق نہیں ہے یا ان تمام لوگوں کو سزا دی تھی جو یہی عقیدہ رکھتے تھے اور یا جنہوں نے یہ عقیدہ ترک کر دیا تھا تو ان کو سزا بھی نہیں دی گئی تھی۔

ہمارا خدا جانتا ہے کہ ہم مودودی صاحب کی سزا میں ذرا بھی خوش نہیں ہیں بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر حکومت نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو محض اسلئے پابند کیا ہے کہ آپ اور آپ کے ساتھی اسلامی نظام کا مطالبہ کرتے تھے تو حکومت نے سخت غلطی کی ہے اسی کو چاہیئے کہ فوراً ان کو رہا کر دے یا پھر ان سب لوگوں کو بھی جیل میں ڈال دے جو اسلامی نظام کا مطالبہ کرتے ہیں اور اس طرح حکومت کے سربراہوں کو خود بھی جیل میں چلا جانا چاہیئے۔

ہمارا یقین ہے کہ حکومت اتنی دیوانہ نہیں ہے کہ وہ ایک ایسے جرم پر (اگر اسلامی نظام کا مطالبہ جرم ہے) کسی ایک شخص یا چند افراد کو تو جیل میں ڈال دے اور دوسروں کو جو وہی مطالبہ کر رہے ہیں کھلی دے رکھے کہ وہ بیشک اسلامی نظام کے نفاذ کی جد و جہد کرتے رہیں۔ بلکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ خواہ دوسرے لوگوں کا یہ مطالبہ نہ بھی ہو۔ اور یہ مطالبہ صرف مودودی صاحب اور انکے ساتھیوں کا ہی ہو اور صرف وہی اسکے لئے جد و جہد کر رہے ہوں تو پھر بھی نہ از روئے اسلام اور نہ از روئے قانون حکومت کو یہ حق ہے کہ ان کو پابند کرے۔

پھر سوال یہ ہے کہ حکومت نے انہیں کیوں پابند کیا ہے؟ ہمارا تاثر یہ ہے کہ حکومت نے انہیں غالباً یا غیبا نہ مرگرمیوں کے الزام میں پابند کیا ہے۔ حکومت نے یہ باور کیا ہے کہ مودودی صاحب اور ان کے ساتھی رائج الوقت حکومت کے خلاف سڈیشن پھیلاتے ہیں اور امن عامہ کو ضرر پہنچا رہے ہیں۔ اگر حکومت ایسا باور کرتی ہے تو دنیا میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو حکومت کو ایسے لوگوں کو پابند کرنے سے منع کرتا ہو جن کے متعلق حکومت کو اغلب گمان ہو کہ وہ حکومت کے خلاف سڈیشن پھیلانے اور امن عامہ کو برباد کرنے کے جرم کے مرتکب ہو رہے ہیں مگر صرف اسلامی نظام کا مطالبہ یا اسکے لئے پُر امن جد و جہد

(باقی صفحہ پر)

خدا کا علم تو حضرت نہ منقولی نہ معقولی

یہ وہ منزل ہے جس میں تیری منطق چوکڑی بھولی
خدا کا علم تو حضرت نہ منقولی نہ معقولی

کلام اللہ بہت آسان بھی ہے سخت مشکل بھی
نہ سمجھے گر تو معمولی جو سمجھے غیر معمولی

انہی نیرنگیوں میں دیکھ لے گا رنگ مولا کے
تری آنکھوں میں اے خود بیں اگر سرسوں نہیں پھولی

تجھے اے شیخ اس مجنوں پر اب کیا اعتراض آخر
انا الحق کہہ کے جب حلاج نے خود چوم لی سولی

کنکھیوں سے سہی تو نے ذرا ادھر دیکھا تو ہے اپنے
خدا کا شکر بحرِ منجمد میں لہر تو جھولی

"تقسیم ہند اور احمدی جماعت"

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

چند دن ہوئے خاکسار نے ایڈیٹر صاحب "مشرق" کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری ایک مضمون ارسال کیا تھا اور درخواست کی تھی کہ اسے اپنے موقر جریدہ میں ارسال فرمادیں۔ تا پبلک کے سامنے تصویر کے دونوں رُخ آجائیں مگر افسوس انہوں نے جہاں جماعت احمدیہ کے خلاف مضمون کو نمایاں رنگ سے شائع کیا۔ وہاں مرسلہ مضمون کا مبہم سا خلاصہ کر کے اسے محض مراسلات کے کالم میں جگہ دی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں سے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے وضاحتی بیان کو جسے بنیادی حیثیت حاصل تھی بالکل حذف کر دیا۔ جو صحافتی دیانت وامانت کے سراسر منافی تھا۔

چونکہ روزنامہ "مشرق" نے حضور کے وضاحتی بیان کی اشاعت سے عمداً گریز اختیار کیا ہے۔ لہذا مکمل مضمون الفضل میں شائع کیا جارہا ہے

دوست محمد شاہد

مندرجہ بالا عنوان کے تحت روزنامہ "مشرق" (۲۱ فروری ۱۹۶۴ء) میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مقالہ نویس صاحب نے کوئی نئی بات پیش نہیں فرمائی بلکہ بعینہ وہی حوالہ جات دہرا دیئے ہیں۔ جو ۱۹۵۰ء میں اُن کے بعض ہم خیال اصحاب نے پمفلٹ اور اشتہار کی شکل میں شائع کئے تھے اور جن کا عنوان تھا۔ "امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالے کا تازہ ترین الہام اکھنڈ ہندوستان" حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالے نے اس کے جواب میں ایک وضاحتی بیان تحریر کیا تھا۔ جو ۹ مارچ ۱۹۵۰ء کے الفضل میں چھپا ہوا موجود ہے۔ اس وضاحتی بیان پر چودہ سال بیت چکے ہیں۔ اشتہار شائع کرنے والے حضرات پر تو مہر سکوت طاری ہے اور وہ آج تک اس کی تردید کی جرأت نہیں کر سکے مگر افسوس مقالہ نویس صاحب نے پھر انہی اقتباسات کو "الہامی عقیدہ" بنا کر شائع فرما دیا ہے۔

بہرکیف حضرت امام جماعت احمدیہ کا وضاحتی بیان درج ذیل ہے۔ آپ نے اشتہار شائع کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔

"میں ایک ہزار روپیہ تمہارے لئے انعام مقرر کرتا ہوں کہ وہ میری تحریر پیش کرو جس میں میں نے یہ لکھا ہو کہ اکھنڈ ہندوستان کی تائید میں مجھے الہام ہوا ہے یا یہ کہ پاکستان کے عارضی ہونے کے بارہ میں مجھے الہام ہوا ہے۔ اگر تم ایسا ثابت کردو تو فوراً ایک ہزار روپیہ میں تم کو انعام دوں گا۔ اور جھوٹ بولنے کی ذلت مجھے الگ نصیب ہوگی۔

حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہندو مسلمان میں اختلافات انتہا کو نہیں پہنچا۔ میری کوشش تھی کہ کسی طرح ملک تقسیم نہ ہو۔ اور اس بارے میں میں نے اپنے ذاتی خیالات کئی دفعہ ظاہر کئے تھے۔ مگر کوئی الہام شائع نہیں کیا مگر جب مئی ۱۹۴۷ء میں یہ بات ظاہر ہوگئی کہ اب یہ اختلافات مٹائے نہیں مٹ سکتے۔ میں نے اپنی رائے بدل لی اور پورے زور سے پاکستان کی حمایت شروع کردی۔ چنانچہ تقسیم ملک سے پہلے ہی میں نے پاکستان کی تائید میں لکھنا شروع کر دیا۔ جو الفضل اور دوسرے احمدی لٹریچر میں موجود ہے اور اس وقت جبکہ اساری احراری کوشش کر رہے تھے کہ پاکستان کی "پ" بھی نہ بننے پائے میں اس امر کی تائید میں تھا کہ پاکستان رب کا سب مکمل ہو جائے۔ اور خدا تعالیٰ اسے عزت اور شان کے ساتھ قائم رکھے۔ اگر مجھے کوئی الہام ہوا ہے تو یہی کہ اللہ تعالیٰ اسلام کو عزت بخشے گا اور مسلمان ذلیل ہو کر دشمن کے سامنے نہیں گرے گا بلکہ قدم بقدم آگے بڑھے گا مشکلات ہوں گی۔ عارضی طور پر قدم پیچھے بھی ہٹیں گے لیکن انجام اچھا ہی ہوگا۔ اسلام کے لئے اب فتح مقدر ہے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اب بلند ہو کر رہے گا"

(الفضل ۹ مارچ ۱۹۵۰ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ نے اس بیان میں قیام پاکستان کی تائید کے متعلق جو دعوے کیا ہے۔ اس کے ثبوت میں صرف ایک مثال کافی ہوگی۔

دلی کے اخبار "ریاست" نے قیام پاکستان سے قبل لکھا کہ احمدی اس وقت تو پاکستان کی حمایت کرتے ہیں۔ لیکن کیا ان کو کابل کے خونچکاں واقعات بھول گئے۔ جب پاکستان قائم ہوگیا۔ تو ان کے ساتھ پھر وہی سلوک ہوگا۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ نے قادیان میں ایک مفصل تقریر کی اور فرمایا۔

"قطع نظر اس کے کہ کل کو مسلمان ہمارے ساتھ کیا کریں گے ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ اس وقت جو جھگڑا ہے اس میں حق کیا ہے اور کون ہمدردی کا مستحق ہے؟ جب ہم گزشتہ سو سالہ واقعات پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف نظر آتا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو ہر طریق سے کچلنے کی کوشش کرتے ہیں اور صریحاً جنبہ داری اور ناانصافی کام لیتے رہتے ہیں اگر ملازمتوں کا سوال ہوتا تو وہ مسلمانوں کو محروم رکھ کر ہندوؤں کو دیتے جس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مسلمان مفلس و قلاش ہوتے گئے اور ہندو ترقی کرتے چلے گئے۔ ضروری تھا کہ ظلم کسی نہ کسی دن رنگ لاتے اور مسلمان اپنے حقوق کا مطالبہ کریں۔ چنانچہ وہ مواد جو ایک لمبے ظلم کی وجہ سے مسلمانوں کے دلوں میں پرورش پا رہا تھا اب پھوٹ پڑا ہے۔ اور اب مسلمان جائز حقوق کا مطالبہ کرنے لگ گئے ہیں۔ اس وقت تک ان کو ناقابل اور نالائق سمجھ کر دھتکار دیا جاتا تھا۔ لیکن آج وہ ایک الگ ملک کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ بھی اپنی قابلیت کا اظہار کر سکیں۔ مسلمانوں کا یہ مطالبہ درست ہے اگر ہندوؤں کا حق ہے کہ وہ آزادی کے لئے تگ و دو کریں تو کیا مسلمانوں کا یہ حق نہیں کہ وہ بھی اپنی آزادی اور زندگی کی کشمکش کے لئے ہاتھ پاؤں ماریں۔ اب مسلمانوں کو احساس ہو چکا ہے اور وہ بیدار ہو چکے ہیں اور انہوں نے اپنے حقوق منوانے شروع کر دیئے ہیں۔ اور اس کی ذمہ داری ان ہندو لیڈروں پر ہے جنہیں بار بار ہم نے بتایا تھا کہ تم مسلمانوں کے حقوق غصب نہ کرو۔ ہم پاکستان کی حمایت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کا جائز حق ہے اور انہیں ملنا چاہیئے اور اگر حق کی تائید میں ہمیں پھانسی پر بھی لٹکایا جائے۔ تو یہ ہمارے لئے موجب راحت ہوگا"

(الفضل ۱۹ مئی ۱۹۴۷ء)

اب قارئین "مشرق" خود فیصلہ فرما سکتے ہیں کہ جناب مقالہ نویس صاحب جماعت احمدیہ کے خلاف قلم اٹھانے میں کہاں تک حق بجانب ہیں؟

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت

۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء کو منعقد ہوگی۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۰-۲۱-۲۲ امان ۱۳۴۳ھش مطابق ۲۰-۲۱-۲۲ مارچ ۱۹۶۴ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار بمقام ربوہ ہوگا انشاء اللہ جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد بھجوائیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

شذرات

شیخ خورشید احمد

استخارہ کا بابرکت طریق

ہفت روزہ "شہاب" لاہور ایک کتاب "حکمتِ استخارہ" پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"استخارہ مسلمات دین میں سے ہے اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے یہ مرد مومن کے ارادۂ عمل کا راہ نما اور سلف صالحین کی پاکیزگی میں اسے بڑی اہمیت و فوقیت حاصل رہی ہے استخارہ کرنے سے ہر کام میں برکت ہوتی ہے اور کامیابی و کامرانی کی راہیں سامنے نظر آنے لگتی ہیں۔ استخارہ سے نہ صرف یہی باتیں حاصل ہوتی ہیں بلکہ زندگی کا اطمینان اور سکونِ قلب کی دولت بھی حاصل ہوتی ہے کیونکہ استخارہ ایک دعا ہے اور اطمینانِ قلب دعا کا ثمرِ اولین ہے۔"

(شہاب ۵ رجنوری ۱۹۶۲ء)

معاصر نے مختلف الفاظ میں اسلام میں استخارہ کی اہمیت پر بڑی عمدگی سے روشنی ڈالی ہے۔ دراصل استخارہ بھی اسلام کی ان خصوصیات و برکات میں سے ایک ہے جنہیں مومن کی زندگی میں خاص اہمیت حاصل ہونی چاہیئے لیکن موجودہ زمانہ کے مسلمان انہیں بالکل فراموش کر چکے ہیں۔

اس زمانہ کے مامور و مرسل حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یحی الدین ویقیم الشریعۃ کے خدائی الہام کے مطابق جہاں اسلام کی دیگر خصوصیات و برکات کو اجاگر فرمایا وہاں استخارہ کی اہمیت پر بھی بہت زور دیا اسے اپنی جماعت میں عملی طور پر رائج کیا اور زندگی کے ہر مرحلہ پر اس سے فائدہ اٹھانے کی تاکید فرمائی ہے۔ بلکہ حضور نے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے بھی بڑی تحدی کے ساتھ استخارہ کے طریق کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ حضور نے تحریر فرمایا :-

(۱) "اگر اس عاجز پر شک ہو اور وہ دعویٰ جو اس عاجز نے کیا ہے اس کی صحت کی نسبت دل میں شبہ ہو تو میں ایک آسان صورت رفع شک کی بتلاتا ہوں جس سے ایک طالبِ صادق انشاء اللہ مطمئن ہو سکتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اول توبہ نصوح کر کے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورۃ یٰسین اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورۃ اخلاص ہو۔ اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ اے قادر کریم! تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک کہ جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونیکا دعویٰ کرتا ہے کیا حال ہے؟ کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود؟ اپنے فضل سے یہ حال رویا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں۔ اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اہانت سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔ ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا اور ہر ایک قوت تجھ کو ہی ہے آمین۔"

(۲) "یہ استخارہ کم سے کم دو ہفتے کریں لیکن اپنے نفس سے خالی ہو کر۔ کیونکہ جو شخص پہلے ہی بغض سے بھرا ہوا ہے اور بدظنی اس پر غالب آ گئی ہے۔ اگر وہ خواب میں اس شخص کا حال دریافت کرنا چاہے جس کو وہ بہت ہی برا جانتا ہو تو شیطان آتا ہے اور موافق اس ظلمت کے جو اسکے دل میں ہے اور پُر ظلمت خیالات اپنی طرف سے اس کے دل میں ڈال دیتا ہے پس اس کا پچھلا حال پہلے حال سے بھی بدتر ہوتا ہے سو اگر تو خدا تعالیٰ سے کوئی خبر دریافت کرنا چاہے تو اپنے سینے کو بکلّی بغض و عناد سے دھو ڈال۔ اور اپنے تئیں بکلّی خالی النفس کر کے دونوں پہلوؤں بغض و محبت سے الگ ہو کر اس سے ہدایت کی روشنی مانگ کہ وہ ضرور اپنے وعدہ کے موافق اپنی طرف سے روشنی نازل کرے گا۔"

(آسمانی آواز صفحہ ۵)

استخارہ کے اس بابرکت طریق سے فائدہ اٹھا کر ہزاروں سعید الفطرت اصحاب نے بشرح صدر اس تحریک کو قبول کرنیکی سعادت حاصل کی ہے۔ یہ طریق آج بھی تمام نیک فطرت غیر از جماعت دوستوں کے لئے کھلا ہے کاش وہ اس سے فائدہ اٹھائیں۔

"خوبصورت لفظوں" کے جال

ہفت روزہ "شہاب" لاہور میں اظہار رضوی صاحب لکھتے ہیں :-

"خوبصورت لفظوں میں خوبصورت اصول وضع کر کے انہیں جال بنا کر قوم پر پھینکنا بڑا آسان کام ہے کوئی بھی آدمی جسے اللہ تعالیٰ قلم کے ذریعے اظہار خیال کی قوت بخش دے۔ ایسا کر سکتا ہے زمانہ قبل اسلام میں اس قسم کے بڑے بڑے فن کار موجود تھے جو لفظوں میں جادو بھر دیتے تھے ..... لیکن خالصاً اسی قوت کا نام حقیقت نہیں ہے ..... وہ آدمی جو خوبصورت لفظوں میں خوبصورت اصول وضع کرے لیکن خود اس پر عمل نہ کرے قابلِ مذمت ہے اور اس پر اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔"

(شہاب یکم مارچ صفحہ ۵)

مضمون نگار نے تو یہ الفاظ کسی اور کو سامنے رکھ کر لکھے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ الفاظ اس زمانہ میں اگر سو فیصدی کسی پر منطبق ہو سکتے ہیں تو وہ کالعدم جماعتِ اسلامی کے امیر مولانا مودودی صاحب ہیں جو "خوبصورت لفظوں میں خوبصورت اصول وضع کر کے انہیں جال بنا کر قوم پر پھینکنے میں" یدِ طولیٰ رکھتے ہیں۔ اور انہی کا یہ کرشمہ ہے کہ وہ اسلام میں جھوٹ کے جواز کو اور اسلام کی تلوار کے ذریعے اشاعت کو اتنے خوبصورت لفظوں میں پیش کرتے ہیں کہ بعض پڑھے لکھے مسلمان بھی ان کے دھوکہ میں آ جاتے ہیں۔

صدائے توحید کو "اشتعال انگیز" قرار دینے والے

رئیس احمد جعفری ندوی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں :-

"کفر و شرک کے مرکز — مکہ — سے ایک امی نے صدائے توحید بلند کی سننے والوں کے لئے یہ آواز نامانوس تھی۔ اشتعال انگیز تھی ناقابل برداشت تھی۔ جن بتوں کی وہ پشتہا پشت سے پوجا کرتے چلے آئے تھے ان کے خلاف "کلمہ کفر" سننا وہ کسی طرح گوارا نہیں کر سکتے تھے ...... شروع شروع میں تو ایسا ہوا کہ لوگوں نے سنی ان سنی کر دی۔ پھر برہم اور مشتعل ہو کر تشدد پر اتر آئے۔ جان کے گاہک بن گئے۔ توہین و تحقیر پر آمادہ ہو گئے ترک موالات اور مقاطعہ کے حربے استعمال کر ڈالے لیکن دعوت کانوں سے اتر کر دلوں میں گھر کرنے لگی تھی۔ یہ سارے حربے ناکام اور بے اثر ہو کر رہ گئے۔"

(نوائے وقت ۱۳ فروری ۱۹۶۲ء)

ہر دور اور ہر زمانہ میں ہی باطل نے حق و صداقت کے مقابلہ میں وہی حربے استعمال کئے جن کا ذکر جعفری صاحب نے مندرجہ بالا حوالہ میں کیا ہے یہ حقیقت ہے کہ باطل کے لئے حق کی ہر بات ہی "اشتعال انگیز" اور "ناقابلِ برداشت" ہوتی ہے وہ حق کو "کلمہ کفر" قرار دیکر تشدد پر اتر آتا ہے اور توہین و تحقیر کرتے ہوئے ترک موالات اور مقاطعہ کے حربے استعمال کرنے سے کبھی دریغ نہیں کرتا لیکن یہ سارے حربے ناکام و بے اثر ہو کر رہ جاتے ہیں اور صداقت کا قافلہ کامیابی کے ساتھ آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ اسی حقیقت کو قرآن مجید نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ

یا حسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔ (یٰسین)

یعنی ان بندوں پر افسوس کہ جب بھی ان کے پاس رسول کے ذریعے حق پہنچا تو انہوں نے ہمیشہ ہی اسکے ساتھ تمسخر اور تحقیر کا سلوک کیا۔ مگر نتیجہ کیا نکلا؟ فرماتا ہے :-

ومن یتول اللہ ورسولہ والذین امنوا فان حزب اللہ ھم الغلبون۔ (المائدہ)

یعنی تشدد۔ توہین و تحقیر اور مقاطعہ وغیرہ کے حربوں کو اختیار کرنیکے با

الفضل کی قدر و قیمت کا اندازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :-

"آج لوگوں کے نزدیک الفضل کوئی قیمتی چیز نہیں مگر وہ دن آ رہے ہیں اور وہ زمانہ آنے والا ہے جب الفضل کی ایک جلد کی قیمت کئی ہزار روپیہ ہو گی لیکن کوتاہ بین نگاہوں سے یہ بات ابھی پوشیدہ ہے۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۴۶ء)

(مینیجر الفضل ربوہ)

انگریزوں کے عہد حکومت میں امام مہدی کے ظہور کی پیشگوئی

از مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری مربی سلسلہ حال ربوہ

زرتشت پیغمبر ایران کے خلیفہ حکیم جاماسپ کی پیشگوئی

حکیم جاماسپ حضرت زرتشت علیہ السلام کا ایک مشہور مرید اور خلیفہ تھا۔ اس نے حضرت زرتشت سے روحانی فیض حاصل کیا۔ مؤرخین کے حوالے کے مطابق حکیم جاماسپ حضرت آدم علیہ السلام کے بعد ۴۹۹۲ء میں پیدا ہوا اور بے نظیر اور جلیل القدر حکمائے عجم میں سے تھا۔ اس نے ایک کتاب "فرہنگ ملوک و اسرار عجم" کے نام سے لکھی تھی جو ان کے نام پر "جاماسپ نامہ" سے معروف ہے۔ یہ کتاب گشتاسپ شاہ ایران کے حکم سے ایران کی قدیم زبان ژند میں لکھی گئی تھی۔ پھر میرزا احمد ملک ایرانی نے اس کا ترجمہ فارسی زبان میں کیا اور فارسی زبان سے اس کا اردو ترجمہ محمد الواحدی ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ دہلی نے ۱۳۳۰ھ ہجری میں شائع کیا۔ ۱۳۳۰ ہجری چودھویں کا زمانہ تھا جس میں عالم اسلام میں چاروں طرف امام مہدی کے ظہور کا چرچا پھیلا ہوا تھا۔

تیمور لنگ سے ظفر تک اور ظفر کے بعد فرنگی راج

چونکہ چودھویں صدی میں مسلمان امام مہدی کے بیتابی سے منتظر تھے۔ اسلئے عالم اسلام کے رسالوں میں مہدی سے متعلق پیشگوئیاں شائع ہوتی رہتی تھیں اسی سلسلے میں نظام المشائخ کے رسالہ میں حکیم جاماسپ کی پیشگوئی شائع ہوئی تھی جس میں لکھا ہے۔

"شہر سبزوار سے ایک شخص لنگ پیدا ہوگا اور ایک جہان کی سلطنت حاصل کرے گا اور ایک قرن بادشاہی کر کے وفات پائے گا اس کی اولاد میں نا اتفاقی پیدا ہوگی ایک شخص اس کی اولاد سے ہندوستان میں جا کر سلطنت حاصل کرے گا اور پانچ برس سلطنت حاصل کر کے وفات پائے گا۔ پھر اس کی اولاد سے سترہ شخص یکے بعد دیگرے تین سو تینتیس سال سلطنت کرینگے اور ہر ایک کی رسم جداگانہ ہوگی یہاں تک کہ سب سے آخر میں ایک شخص بیکار تخت نشین ہوگا۔ اور سلطنت میں طرح طرح کے حرج مرج اور فساد واقع ہونگے اس وقت ایک گروہ سفید پوست سرخ مو زاغ چشم لوگوں کا جو دراز گوشوں کے گروہ سے ہونگے براہ سمندر ہندوستان میں وارد ہوگا۔ اور تمام ہندوستان کو مسخر کرے گا۔"

(جاماسپ نامہ مترجم اردو صفحہ ۲ مطبوعہ دہلی)

اس میں ظاہر ہے کہ لنگ سے مراد تیمور لنگ بادشاہ ہے جو مغل خاندان کا مورث اعلیٰ تھا جس نے دنیا کے کثیر حصے کی سلطنت حاصل کی اور آخری شخص سے مراد بہادر شاہ ظفر ہے جو مغل خاندان کا آخری حکمران بادشاہ تھا اور سفید پوست قوم سے مراد انگریز قوم ہے جن کا چہرہ سفید ہوتا ہے اور جو سفید چہروں والی قوم مشہور ہے۔ انہی کے بال سرخی مائل بھی ہیں اور ان کے زاغ چشم ہونے سے مراد انگریز قوم کی چالاکی اور ہوشیاری ہے اور دراز گوش سے مراد یہ ہے کہ یہ قوم دور دراز مقامات سے خبریں سننے کے لئے آلات مثلاً وائرلیس اور ٹیلیفون وغیرہ ایجاد کرینگے اور ان سے کام لیں گے اور یہی وہ قوم ہے جو سمندر کے راستے ہندوستان میں وارد ہوئی اور تمام ہندوستان پر مسلط ہوئی اور کا مسیحی غلبہ ظہور میں آیا۔ جس کے توڑنے کے لئے حدیث "یکسر الصلیب الخ" کے مطابق امام مہدی کا ظاہر ہونا مقدر تھا۔

بہادر شاہ ظفر کی پیشگوئی کہ مجھ پر ہی سلطنت کا خاتمہ ہے

ایک اور پیشگوئی خود بہادر شاہ کی انکے سوانح نگاروں نے لکھی ہے۔ چنانچہ انیس احمد صاحب جعفری اپنی کتاب بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد" میں "تصرفات باطنی" کے ذیلی عنوان کے تحت "داستان غدر" ص کے حوالے سے لکھتے ہیں:۔

"اکثر تصرفات حضرت کے (بہادر شاہ ظفر کے ناقل) سننے میں آئے ہیں چنانچہ ازاں جملہ ایک یہ بھی نجیبہ کلام کا تھا کہ میری اولاد ناحق آرزو سلطنت کی رکھتی ہے یہ کارخانہ آگے کو چلنے والا نہیں ہے مجھ پر ہی خاتمہ ہے از تیمور تا ظفر۔ چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا۔"

(بہادر شاہ ظفر اور ان کا عہد ص ۱۰۹ مطبع علمی پرنٹنگ پریس لاہور)

ظہور مہدی کیلئے پر امن فرنگی حکومت کا قیام

ان پیشگوئیوں سے ظاہر ہے کہ اسلامی راج کا خاتمہ بہادر شاہ ظفر پر ہونا تھا اور اس کے بعد سمندر پار سے آنیوالی انگریز قوم کا راج قائم ہونا تھا۔ اب ہم اس پیشگوئی کو درج کرتے ہیں۔ جس میں خبر دی گئی تھی کہ مسیحی قوم کے راج ہی میں امام مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہ پیشگوئی "حقیقت گلزار صابری" نامی کتاب میں ہے جو شاہ محمد حسن صابری چشتی حنفی نے ۱۳۰۰ھ ہجری میں لکھی تھی اور اس وقت میرے پیش نظر اس کتاب کا چوتھا ایڈیشن مطبوعہ ۱۳۵۵ھ ہجری ہے جو مطبع حسنی واقع لاسپور (بھاولپور) سے طبع ہوا ہے۔

اس کتاب میں ایک باب قائم کیا گیا ہے جس میں حکمرانوں کی بابت باطنی عالم کے اصول درج ہیں کہ عالم باطنی میں کن اصولوں کے تحت دنیا میں حکومتوں کا عروج وزوال ظہور پذیر ہوتا ہے۔ اس میں ہندوستان کے مغل خاندان کے حکمرانوں کے عروج وزوال کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ عالم باطنی میں ان کی بابت حکم ہوا تھا کہ جو ظلم سے باز آئے انہیں قوم فرنگ کے ماتحت کر دیا جائے اور اگر پھر باز نہ آئے تو پھر ان سے حکومت چھین کر انگریزوں کو دیدی جائے۔ کیونکہ امام مہدی کا ظہور قریب ہے۔ جس کے لئے امن کی حکومت کا قیام ضروری ہے۔ یہ پیشگوئی قدیم مغلق اردو زبان میں کافی طویل عبارت پر مشتمل ہے۔ ہم اس میں سے صرف آخری متعلقہ حصہ یہاں درج کرنے پر اکتفا کریں گے۔ اسکے آخر میں لکھا ہے کہ ۱۲۷۰ھ میں بہادر شاہ ظفر کے عہد میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایت عالم باطنی میں یہ ہوئی تھی کہ اب بادشاہت جو فرنگیوں کو دے دی جائے۔ کیونکہ امام مہدی کا زمانہ قریب ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ عالم باطنی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہدایت جاری فرمائی کہ

"اگر بادشاہت ماتحت فرنگ بھی موقوف کر کے قوم فرنگ مستقل حکمران کر دی جائے کہ زمانہ امام مہدی علیہ السلام کا قریب ہے۔"

(حقیقت گلزار صابری ص ۱۹)

اس پیشگوئی سے واضح ہے کہ چونکہ امام مہدی کا ظہور قریب آرہا تھا۔ اس لئے مقدر تھا کہ انگریزوں کو حکومت دی جائے۔

پس امام مہدی علیہ السلام کا ظہور برطانوی راج میں ازل سے مقدر تھا۔ اور وہ اپنے مقدر وقت پر ظاہر ہو گئے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سب پیشگوئیاں جو امام مہدی کے ظہور کو مسیحی غلبہ کے زمانہ میں ضروری ٹھہراتی تھیں جھوٹی ثابت ہو جاتیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یکسر الصلیب کی پیشگوئی میں صاف فرما دیا تھا کہ امام موعود صلیب کو توڑے گا۔ جس سے آپ کی مراد یہی تھی کہ وہ صلیبی مذہب کے غلبہ کے زمانہ میں آئیگا اور صلیبی غلبہ کا زور توڑ دے گا۔ یہ پیشگوئی بھی باطل ٹھہر جاتی۔ سو اللہ تعالےٰ نے ان سب پیشگوئیوں کو پورا کر دیا اور جیسا پیشگوئیوں میں خبر دی گئی تھی۔ ایسا ہی وقوع میں آ گیا۔ لہذا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کا برطانوی راج میں ظاہر ہونا آپ کی صداقت کی بین دلیل ہے۔ نہ کہ قابل اعتراض۔ ہاں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بات البتہ قابل اعتراض تھی۔ یعنی اگر آپ مسیحی غلبہ کے زمانہ میں ظاہر نہ ہوتے تو اعتراض پڑ سکتا تھا کہ پیشگوئیوں کے مطابق آپ کا ظہور برطانوی راج میں کیوں عمل میں نہ آیا۔ سو آپ پیشگوئیوں کے مطابق عین اپنے مقررہ وقت پر ظاہر ہوئے۔ فالحمد للہ علی ذالک

افسوسناک وفات

مورخہ ۵ مارچ میرے لڑکے عزیز حمید احمد ریسرچ افیسر کراچی کی اہلیہ صفیہ بیگم دختر صابر علی صاحب ہاشمی کار کے حادثے کی وجہ سے گوجرانوالہ کے قریب وفات پا گئی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

جنازہ بذریعہ ٹرک سیالکوٹ سے ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۷ مارچ محترم قاضی محمد نذیر صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: رشید احمد ریٹائرڈ ہیڈ ٹیچر
چونڈہ ضلع سیالکوٹ

دفتر الفضل سے خط وکتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

ضروری اعلانات

تعمیر مساجد ممالک بیرون صدقہ جاریہ ہے

اس صدقہ جاریہ میں جن مخلصین نے دس روپیہ یا اس سے زائد حصہ لیا ہے ان کے اسماء

۲۲ / ۱۲ / ۶۳ تا ۲۷ / ۱۲ / ۶۳

گرامی معہ ان کی مالی قربانیوں کے درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۷۴۱ - مکرم سید عبدالودود صاحب کھلنا مشرقی پاکستان -- ۱۵
۷۴۲ - مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ -- ۱۰۰
۷۴۳ - مکرم چوہدری غلام احمد صاحب اشرف بہاولپور -- ۳۵
۷۴۴ - عزیزہ مزمّل اختر صاحبہ بذریعہ محترمہ ایم مفتی صاحبہ سیکرٹری تحریک لجنہ اماء اللہ احمدیہ سیالکوٹ -- ۱۰
۷۴۵ - طالبات جامعۃ النصرت بذریعہ " " " -- ۲۰
۷۴۶ - طالبات احمدیہ گرلز ہائی سکول بذریعہ " " -- ۱۰
۷۴۷ - مکرم شیخ فاروق احمد صاحب مھیٹر ضلع دادو (سندھ) -- ۲۸
۷۴۸ - مکرم عبدالرشید صاحب غلہ منڈی ٹانڈلیانوالہ ضلع لائلپور -- ۱۰
۷۴۹ - احباب جماعت احمدیہ منٹگمری بذریعہ مکرم محمد خورشید صاحب -- ۱۵
۷۵۰ - " " مسجد لاہور بذریعہ مکرم مرزا محمد امین صاحب -- ۱۰
۷۵۱ - " " بیڈن مسجد لاہور بذریعہ مکرم میاں محمد یحییٰ صاحب -- ۱۳
۷۵۲ - مکرم ماسٹر برکت علی صاحب بابے والی -- ۱۰
۷۵۳ - مکرم منصور رمضان صاحب ٹوپی از نذیر احمد خان صاحب مرحوم -- ۱۰
۷۵۴ - مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کھوکھر غربی مرزا دار الرحمت خان صاحب -- ۱۰
۷۵۵ - مکرم شیخ خادم حسین صاحب بذریعہ مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل ربوہ -- ۲۰
۷۵۶ - مکرم ملک سعید احمد صاحب سرگودھا چھاؤنی -- ۱۰
۷۵۷ - مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ -- ۱۵
۷۵۸ - مکرم صوبیدار عزیز الدین صاحب کالرہ دیوان سنگھ ضلع گجرات -- ۱۵
۷۵۹ - مکرم سید انور صاحب ملتان چھاؤنی -- ۲۰
۷۶۰ - مکرم چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ خانکی ضلع گوجرانوالہ -- ۱۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

معاونین خاص مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

ذیل میں ان مخلصین کے اسماء گرامی تحریر کئے جاتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے مسجد احمدیہ زیورک (سوئٹزرلینڈ) کی تعمیر کے لئے تین صد روپیہ یا اس سے زائد تحریک جدید کو ادا کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ دیگر مخیر احباب بھی اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر دائمی ثواب حاصل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

۲۱۱ - مکرم چوہدری محمد حسین صاحب گورنمنٹ ٹمبر جھنگ صدر -- ۳۰۰
۲۱۲ - مکرم سردار غلام حیدر صاحب رائے ونڈ ضلع لاہور -- ۳۰۰
۲۱۳ - محترمہ الحاجہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب امرتسری منڈی بہاء الدین ضلع گجرات -- ۳۰۰
۲۱۴ - مکرم چوہدری ثناء اللہ صاحب سرگودھا شہر -- ۳۰۰
۲۱۵ - مکرم حکیم فضل محمد صاحب پیّی ضلع پشاور -- ۳۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

پتہ مطلوب ہے:- محمد شریف صاحب موصی ۷۶۲۸ ولد فضل الدین ساکن لودھی ننگل ضلع گورداسپور کے موجودہ پتہ کی نظارت ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو اس سے مطلع فرمائیں یا اگر موصی صاحب خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے مطلع فرمائیں یہ دوست مختلف اوقات میں گنری۔ لائلپور۔ چیچہ وطنی مقامات پر رہائش رکھ چکے ہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

قابل توجہ جماعتہائے ضلع نوابشاہ سندھ

مکرم حاجی قمر الدین صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد نوابشاہ سندھ نے نظارت ہذا سے ماہواری رپورٹ کے لئے اصلاح وارشاد سے فارم منگوائے اور جماعتوں کو بھجوا دئے تاکہ ہر جماعت نظارت کو اپنی کارگزاری سے اطلاع فرما دیں۔ مگر رپورٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ یاددہانی پر حاجی صاحب نے لکھا ہے کہ دوبارہ اگر جماعتوں کو لکھوں گا کہ رپورٹ ماہواری بھیجا کریں۔ یہ نوٹ جماعتوں کی توجہ کے لئے لکھا گیا ہے۔ ان کے سیکرٹریان اصلاح وارشاد باقاعدہ ماہوار رپورٹ کارگزاری کی نظارت اصلاح وارشاد کو بھیجا کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ترک حقہ نوشی سے متعلق رپورٹیں

سیدنا مسیح موعود علیہ السلام نے آیت والذین ھم عن اللغو معرضون کے ماتحت حقہ نوشی کو لغو افعال میں داخل کیا ہے۔ اور قرآن کریم کا فرمان ہے کہ مومن لغویات سے اجتناب کرتے ہیں۔ اسی بارہ میں نظارت اصلاح وارشاد نے احباب ربوہ میں اس مہم کو جاری کیا ہے۔ اور ربوہ کو تمباکو اور سگرٹ کی دوکانوں سے پاک کر دیا گیا ہے۔ اور بہت سے احباب نے تمباکو کا استعمال ترک کر دیا ہے۔ اس کے متعلق میں نے خطبات جمعہ میں بھی ذکر کیا تھا۔ خطبات کو پڑھ کر کئی جماعتوں میں احباب نے حقہ نوشی ترک کر دی ہے۔ اور الفضل میں ان کے نام شائع کئے گئے تھے۔ بعض احباب جو پیرانہ سالی میں سے گذر رہے ہیں۔ انہوں نے بھی چھوڑ دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے ان کو استقامت بخش رہا ہے۔ ماہ فروری میں امیر جماعت وزیر آباد کی رپورٹ موصول ہوئی ہے انہوں نے لکھا ہے " اللہ تعالیٰ کا بہت ہی فضل ہے۔ کہ آپ کے حقہ نوشی کے ترک کرنے پر خطبہ جمعہ پڑھ کر تحریک کی گئی۔ جہاں ایک دو نوجوانوں نے حقہ نوشی ترک کی ہے۔ وہاں میرے والد صاحب جو ستر سال کی عمر کے ہیں حقہ نوشی کو بالکل ترک کر دیا ہے۔ اور عرصہ ایک ماہ سے بالکل حقہ نوشی کے قریب بھی نہیں گئے "

میں احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ احباب جماعت اسلام اور احمدیت کی ہدایات کے مطابق عمل فرمائیں۔ تمام برائیوں کا قلع قمع ہو۔ حقہ نوشی۔ ٹیڈی ازم۔ سینما بینی۔ آوارہ گردی نوجوانوں کی بیکاری کا ازالہ ہو۔ ڈاڑھی اور پردہ سے متعلق احکام پر پوری پابندی سے عمل ہو

(ناظر اصلاح وارشاد)

مضمون نویسی کا انعامی

گذشتہ سال مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ ہوا۔ جس کا عنوان تھا " قرآن کریم اور زمانہ حال کی علمی ترقیات " اس میں چوہدری رشید احمد صاحب جاوید قائد مجلس رائے ونڈ اول۔ لئیق احمد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ دوم اور عبدالرب صاحب انور مجلس کراچی سوم آئے۔ انہیں بالترتیب چالیس /۴۰ پندرہ اور دس روپے کے نقد انعامات دیئے گئے۔

امسال اس انعامی مقابلہ کے لئے حسب ذیل عنوان مقرر کیا گیا ہے:-

" حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علمی اور عملی کارنامے "

یہ مضمون دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ مقابلہ میں شریک ہونے کی آخری تاریخ ۱۵ر ستمبر ۱۹۶۳ء ہوگی۔ اس میں اول دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس /۴۰ پندرہ /۱۵ اور دس /۱۰ روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دئے جائیں گے۔

قائدین کرام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ شہری مجالس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور شریک ہو۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے اپنے موجودہ مکمل ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اور اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

۷۲ - ڈاکٹر ایم لطیف صاحب سی۔ ایم۔ ایس دولت پور صفن ضلع نوابشاہ
۷۳ - چوہدری غلام احمد صاحب احمد نگر اسٹیٹ ضلع میرپور خاص
۷۴ - چوہدری نبی احمد صاحب احمد نگر اسٹیٹ ضلع میرپور خاص
۷۵ - حکیم محمد یعقوب صاحب ٹھارو شاہ ضلع نوابشاہ
۷۶ - منشی دین محمد صاحب محمد نگر اسٹیٹ ضلع نوابشاہ
۷۷ - شیخ مشکور احمد صاحب ڈوگری ڈاکخانہ خاص ضلع لاڑکانہ
۷۸ - محمد صادق صاحب بمقام ٹنڈو مستی P.O خاص ضلع خیرپور میرس
۷۹ - محمد سلیم صاحب ایس۔ اے۔ وی سیکنڈ ماسٹر گورنمنٹ مڈل سکول دشت ضلع مکران
۸۰ - محمد سلیم صاحب صاحب اسلم انچارج سول ڈسپنسری حاجی شہر براستہ بسی
۸۱ - عبداللہ شاہ صاحب مدرس ہائی سکول بھاگ سابق بلوچستان۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

پائلٹ پاکستان ایرفورس

کمشن ملنے پر تنخواہ ۹۲۲/۰ روپے ماہوار
شرائط سیکنڈ ڈویژن میٹرک یا سینئر کیمبرج
عمر ۱/۶۴ کو ۱۶ تا ۲۳
انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۱۶/۳/۶۴
دفاتر بھرتی کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور کوئٹہ
(پ ٹ ۳/۶۴ ۳)

سنٹرل سروسز کلاس

کلاس سینٹرل سپیریر سروسز ۱۶/۳/۶۴ تا ۱۵/۶/۶۴
داخلہ ۱۰/۳/۶۴ سے فیس ۹۰/ روپے لازمی
مضامین امیدواران ایڈوائزری ایس ایس کلاس
یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور سے ملیں (پ ٹ ۳/۶۴ ۵)

ملازمت پی آئی اے

تنخواہ ۱۸۰-۱۰-۲۵۰-۱۲-۳۲۰
گرانی الاؤنس -/۸۰ شرائط ہوائی ٹیکنگ گریجوایٹ (۱) مکینکل ٹکنالوجی (۲) پاور ٹیکنالوجی (۳) الیکٹریکل ٹکنالوجی (۴) ریڈیو الیکٹرونکس ٹیکنالوجی
عمر ۱/۳/۶۴ کو ۲۵ تک عرصہ ٹریننگ ایک سال پانچ سالہ سروس کا معاہدہ لازم درخواستیں ۲۰/۳/۶۴ تک بنام پرسانل افسر کراچی ایرپورٹ
(پ ٹ ۳/۶۴ ۵)

جونیئر ایگزیکٹو ٹرینیز پی آئی اے

تنخواہ ۴۰۵ برائے انجینئرنگ گریجویٹ ۳۰۰/ برائے سائنس گریجویٹ عرصہ ٹریننگ ۵ سال بعدہ سالہ ملازمت لازم شرائط (۱) انجینئرنگ گریجوایٹ (مکینیکل الیکٹریکل) (۲) سائنس گریجوایٹ فزکس و ریاضی
عمر ۱/۳/۶۴ کو ۲۵ تک
درخواستیں ۲۰/۳/۶۴ تک بنام پرسانل افسر کراچی ایرپورٹ - (پ ٹ ۳/۶۴ ۵)

(ناظر تعلیم)

دورہ انسپکٹران وقف جدید

وقف جدید کے مندرجہ ذیل انسپکٹران دورہ پر روانہ ہوگئے ہیں۔
مکرم عبدالعلیم صاحب اضلاع سرگودہا جہلم اور گجرات کے قصبات اور دیہات کا دورہ کریں گے
مکرم صوفی خدا بخش صاحب بی اے ضلع سیالکوٹ کی شہری اور دیہاتی جماعتوں کا دورہ کریں گے
جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ بوجہ ان سے پورا تعاون فرمادیں۔ اور وعدہ جات وصولی چندہ میں ان کو پوری سہولتیں بہم پہنچادیں۔
جزاھم اللہ احسن الجزاء
(ناظم مال وقف جدید)

درخواستہائے دعا

۱۔ آج کل احمدی بچے اور بچیاں مختلف امتحانات دے رہے ہیں احباب کرام اور درویشان قادیان ان سب کی اعلیٰ کامیابی کے لئے دعا فرماتے رہیں
(ناظم مجلس اطفال الاحمدیہ ریاض احمد راولپنڈی)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ عرصہ ۱/۲ ۱ سال سے لگاتار بیمار چلی آرہی ہیں بہت کمزور ہوگئی ہیں دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حسین مکان نمبر ۹۲/۹ ڈرگ روڈ کراچی)

۳۔ خاکسار کے ایک نہایت شریف غیر احمدی دوست محمد طفیل صاحب عرصہ سے بخار میں مبتلا چلے آرہے ہیں۔ نیز میری لڑکی سارہ بیگم عرصہ ڈیڑھ ماہ سے سخت بیمار ہے گلے اور سینہ میں شدید درد رہتا ہے اور میں خود بھی عرق النساء کے درد سے لاچار رہتا ہوں اٹھنا بیٹھنا۔ چلنا پھرنا مشکل ہوگیا ہے بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ سب کی تکلیفیں دور کرے۔
(سردار غلام حیدر۔ گڑھی شاہو حال رائے ونڈ)

۴۔ میرے والد مکرم مرزا صالح علی صاحب کا دوسری مرتبہ گردہ کا اپریشن ہو رہا ہے احباب اپریشن کی کامیابی کے لئے دعا فرمادیں۔
(مرزا صادق علی بہار ۲۴۸ ڈرگ روڈ بازار کراچی نمبر ۸)

۵۔ مکرمہ باجرہ بی بی صاحبہ آف اور حمہ ضلع سرگودہا کچھ عرصہ سے مسلسل بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ سے ان کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (میر عبدالرشید تبسم جامعہ احمدیہ ربوہ)

۶۔ رائے امان اللہ خان صاحب ولد رائے احسان اللہ خان صاحب بھٹی رئیس منگووالی ضلع سرگودہا کچھ عرصہ سے ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہیں۔ بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کی باعزت بریت فرمائے۔
(رائے شمشیر خان حویلیہ۔ ربوہ)

-ب-

پاکستان ویسٹرن ریلوے

ضروری اعلان

عنوان مشتہر ٹنڈر پی آئی سی ۳۱/۱/۶۳ (کوڈ ٹی ایڈ لین ۱۹۱-۳ ایچ ۶۶ء)
واجب الوصول ۱۶/۳/۶۴ برائے ۳۰۰ ۱۲ عدد سکریو کیپنگز (کارسیکر)

مندرجہ بالا ٹنڈر کے کھلنے کی تاریخ میں توسیع کردی گئی ہے اور بہ سابقہ اعلان کے مطابق ۱۶/۳/۶۴ کی بجائے ۲/۴/۶۴ کو صبح ۹ بجے بر سر عام کھولا جائے گا

ٹنڈر کے کاغذات ۲۶/۳/۶۴ تک فروخت ہوں گے۔

اے حمید بی آر ایس
چیف کنٹرولر آف پرچیز

تعلیم الاسلام کالج نے کشتی رانی میں چیمپئن شپ کا اعزاز پھر حاصل کر لیا

کشتی رانی کے مقابلوں میں کالج کی ٹیم یونیورسٹی بھر میں چیمپئن قرار پائی

یہ خبر جماعت میں خوشی سے سنی جائے گی کہ تعلیم الاسلام کالج نے دو سال کے عارضی وقفہ کے بعد کشتی رانی میں چیمپئن شپ کا اعزاز پھر حاصل کر لیا ہے۔ کالج کی ڈگری ٹیم کشتی رانی کے مقابلوں میں یونیورسٹی بھر میں چیمپئن قرار پائی ہے یاد رہے قبل ازیں مسلسل دس سال تک یہ اعزاز کالج کو حاصل رہا تھا امسال یونیورسٹی کے کشتی رانی کے مقابلے ۲ مارچ ۶۴ء تا ۶ مارچ ۶۴ء لاہور میں ہوئے تھے کالج کی ٹیم مندرجہ ذیل کشتی ران طلباء پر مشتمل تھی۔ محمد یار (کپتان) محمود قاسم خان (سیکرٹری) شاہد احمد۔ حمید احمد محمد احمد۔ محمد رفیق اسد اور شریف احمد سندھی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کالج کو یہ نمایاں اعزاز مبارک کرے اور اسے سال بسال برقرار رکھتے چلے جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برطانوی نومسلم احمدی خاتون کی ربوہ میں آمد

(بقیہ صفحہ اوّل)

علاوہ انھیں بتایا گیا کہ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے ان کا مرکز سلسلہ کی زیارت کی غرض سے یہاں آنا بھی ایک خدائی نشان کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کی (جس میں دور دور سے لوگوں کے آنے کی بشارت دی گئی تھی) صداقت کا ایک بار پھر اظہار ہوا ہے یہ سن کر وہ بہت مسرور ہوئیں نیز انھوں نے بتایا کہ اسلام کی جس خوبی نے انھیں سب سے زیادہ متاثر کیا وہ یہ ہے کہ اسلام رنگ و نسل کی تفریق کے بغیر سب انسانوں کو مساوی درجہ دیتا ہے اور دنیا میں باہمی اخوت کا علمبردار ہے۔ اسی سے انھیں اسلام میں دلچسپی پیدا ہوئی۔ اور وہ اس کی برتری کی قائل ہو کر اسلام میں داخل ہو گئیں انھوں نے امید ظاہر کی کہ وہ مرکز سلسلہ کی زیارت کے بعد اپنے وطن واپس جا کر اسلام کی تعلیم پر زیادہ بہتر رنگ میں عمل پیرا ہو سکیں گی اس موقعہ پر لجنہ کی طرف سے ان کی خدمت میں لجنہ کا شائع کردہ انگریزی لٹریچر تحفہ کے طور پر پیش کیا گیا۔ یہ لٹریچر انھوں نے بہت خوشی اور شکریہ کے ساتھ قبول کیا۔

مسز علیمہ صاحبہ ۶ مارچ کی صبح کو ربوہ سے لاہور تشریف لے گئیں جہاں سے آپ زیارت کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے قادیان جائیں گی اور پھر وہاں سے کراچی پہنچ کر اپنے وطن واپس روانہ ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کا یہ سفر دینی لحاظ سے ان کے لئے بابرکت ثابت ہو اور ان کے اخلاص میں ترقی کا موجب بنے۔ آمین۔

(سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مرزا صالح علی صاحب آج کل بہت بیمار ہیں اور حیدرآباد کے قریب جام شورو میں لیاقت میڈیکل ہسپتال میں داخل ہیں۔ سابقہ اطلاع کے بموجب ۷ مارچ کو ان کا گردہ کا اپریشن ہونا تھا جو غالباً ہو گیا ہو گا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

امانت تحریک جدید کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امانت فنڈ تحریک جدید کے متعلق فرمایا ہے

"احباب سلسلہ اور اپنے مفاد کے مدنظر اپنا روپیہ امانت تحریک جدید کے فنڈ میں رکھوائیں میں تو جب تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ تحریک جدید کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جن کے جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔"

احباب جماعت حضور کے اس ارشاد کے مطابق امانت تحریک جدید میں رقم جمع کروا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

محترم مولوی ظل الرحمٰن صاحب بنگالی کی وفات

(بقیہ صفحہ اوّل)

میں محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور مقامی احباب نے شرکت کی۔ ازاں بعد جنازہ کو مقبرہ بہشتی لے جا کر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اجازت سے آپ کے جسد خاکی کو قطعہ خاص میں سپرد خاک کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم حاجی عبدالکریم صاحب کراچی نے دعا کرائی۔

محترم مولوی صاحب مرحوم سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک اور ممتاز خادم محترم صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی مرحوم سابق مبلغ امریکہ کے برادر اکبر تھے۔ غالباً ۱۹۱۷ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور خدمت اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کی حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ابتدائی شاگردوں میں سے تھے۔ خلافت ثانیہ کے مبارک عہد میں ابتدائی مبلغین کلاس میں شامل ہو کر علم دین حاصل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ازاں بعد مسلسل پینتیس ۳۵ سال تک تبلیغ کے میدان میں بہت نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ تحریک شدھی کا مقابلہ کرنے کے لئے حضور ایدہ اللہ نے ملکانہ میں تبلیغ اسلام کی جو زبردست مہم چلائی تھی اس میں پیش پیش رہے۔ علاوہ ازیں برصغیر کے مختلف شہروں اور علی الخصوص بنگال کے مختلف علاقوں میں صدہا کامیاب مناظرے اور لیکچر دیئے قیام پاکستان کے معاً بعد جھنگ اور چنیوٹ میں خدمات سرانجام دینے کے علاوہ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ میں بطور لیکچرار کام کیا۔ الغرض ۳۵ سال تک تبلیغی لحاظ سے اسلام اور احمدیت کی شاندار خدمات بجا لانے کے بعد ۱۹۵۴ء میں صدر انجمن احمدیہ کی ملازمت سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائر ہونے کے بعد بھی آپ نے مشرقی بنگال میں تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھا اور اپنے طور پر نمایاں خدمات بجا لاتے رہے۔ میدان تبلیغ میں کارہائے نمایاں سرانجام دینے کے علاوہ آپ نے بنگال میں احمدیت کی صداقت کو آشکار کرنے کی غرض سے متعدد بیش قیمت کتابیں بنگالی زبان میں تصنیف فرمائیں۔ ان میں سے "حدیث المہدی" جو پانچ صد صفحات پر مشتمل ہے بہت مقبول ہوئی۔ نہایت شستہ بنگالی میں لکھی ہوئی یہ کتاب بہتوں کو ہدایت کی طرف لانے کا موجب بنی۔ آپ بہت نیک متقی اور یاد الٰہی میں مصروف رہنے والے بزرگ تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپکو بہت محبت اور عقیدت تھی اور سلسلہ احمدیہ کے لئے فدائیت کا ایک خاص جذبہ آپ کے اندر پایا جاتا تھا۔ قرآن مجید سے آپ کو خاص لگاؤ تھا اور کلام اللہ کو بہت خوش الحانی سے پڑھا کرتے تھے۔

آپ نے چار بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بیٹیاں سب شادی شدہ ہیں۔ سب سے بڑی بیٹی مکرم ابوالخیر محب اللہ صاحب واقف زندگی کی اہلیہ ہیں۔ آپ کے سب سے بڑے فرزند مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نارائن گنج میں ہیں دوسرے فرزند مکرم مجیب الرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی راولپنڈی میں وکالت کرتے ہیں باقی دو بچے سیف الرحمٰن صاحب اور حمید الرحمٰن صاحب نارائن گنج میں زیر تعلیم ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترم مولوی صاحب موصوف کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور آپ کو اعلیٰ علیین میں خاص مقام قرب سے نوازے نیز آپ کے صاحبزادگان صاحبزادیوں اور دیگر پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

سڈیشن پھیلانے کے مترادف نہیں ہے۔ جن ائمہ کی مظلومیت کا کوثر نیازی نے حوالہ دیا ہے وہ اس لئے مظلوم تھے کہ انہوں نے حکومت کے خلاف سڈیشن نہیں پھیلائی تھی اور وہ امن عامہ کو برباد کرنے کے جرم کے مرتکب ہوئے تھے

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مودودی صاحب اور انکے ساتھیوں پر جو الزام ہے وہ واقعۃً صحیح ہے یا غلط معاملہ عدالتوں میں درپیش ہے۔ اسلئے ہم اس پر کوئی رائے زنی نہیں کرنا چاہتے کیونکہ یہ کام حکومت کا ہے کہ وہ اپنے الزامات کی تصدیق کرے۔ اگر حکومت مودودی صاحب کو امن عامہ کے لئے خطرناک سمجھتی ہے اور اس وجہ سے اسنے اس پر پابندی لگائی ہے تو ہم اسکے جواز یا عدم جواز کے لئے یہاں کوئی بحث نہیں کر رہے۔ یہ امر واقعات سے تعلق رکھتا ہے جن کی چھان بین حکومت یا عدالت کا کام ہے۔ جو شخص قبل از وقت کوثر نیازی کی طرح اپنی رائے ظاہر کرتا ہے وہ ٹھیک نہیں کرتا۔

سید نور احمد کا طلسماتی خیال

روزنامہ "مشرق" لاہور کی اشاعت ۳ مارچ ۶۴ء کے صفحہ ۴ پر "مارشل لاء سے مارشل لاء تک" جو طویل مضمون کی قسط (۱۷) شائع ہوئی اس میں سید نور احمد نے پھر جماعت احمدیہ کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ

"جب تقسیم کا اصول مسلم لیگ اور کانگریس نے تسلیم کر لیا اور دونوں ملکوں کی حد بندی کا سوال پیدا ہوا تو جماعت احمدیہ کی کوشش یہ تھی کہ اس جماعت کو عام مسلمانوں اور غیر مسلموں سے الگ ایک تیسرا فریق تصور کیا جائے لیکن اسکے صدر مقام (قادیان) کو پاکستان میں شامل کیا جائے۔"

حیرانی ہے کہ سید نور احمد اور نہ مشرق کے ادارہ کو یہ محسوس ہوا کہ وہ ایک ہی سانس میں دو متضاد باتیں کہہ رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب احمدی چاہتے تھے کہ قادیان پاکستان میں شامل ہو تو پھر وہ یہ کیوں کوشش کرتے تھے کہ انہیں مسلموں اور غیر مسلموں کے علاوہ ایک تیسرا فریق تسلیم کیا جائے۔ جس شخص میں تھوڑی سی بھی عقل ہو وہ کبھی ایسی متضاد بات نہیں کہہ سکتا۔ کیا سید نور احمد اپنے اس طلسماتی خیال پر پھر غور کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔